106051 ـ تارك نماز كی شكار كرده مچھلی كھانے كا حكم

سوال

ميرا ايك قريبی رشتہ دار شكاری ہے، اور وہ نماز ادا نہيں كرتا، تو كيا اسكا شكار كرده شكار كھانا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ وہ شكار كرنے سے قبل بسم اللہ نہيں پڑھتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (2182) كے جواب ميں تارك نماز كا حكم بيان ہو چكا ہے كہ نماز كا تارك كافر ہے.

آپ كو اپنے اس قريبی شخص كو نصيحت كرنے كی كوشش كرنی چاہيے، اور اسے نماز ترك كرنے كے خطرناك انجام اور اس كے عظيم جرم كا بتانا چاہيے، اس سلسلہ ميں مستفيد ہونے كے ليے آپ سوال نمبر (47425) كا مطالعہ كريں، كيونكہ اس ميں تارك نماز كو دعوت دينے كا طريقہ بيان كيا گيا ہے، اور اگر دليل اور حجت قائم ہو جانے كے بعد بھی وہ نماز سے انكار كرتا ہے تو آپ اس كو چھوڑ كر اس سے بائيكاٹ كر ديں تا كہ وہ آپ پر اثر انداز نہ ہو جائے.

اور آپ سوال نمبر (4420) كے جواب كا بھی مطالعہ كريں.

دوم:

شكار حلال ہونے كے ليے شرط يہ ہے كہ شكار كرنے والا ان ميں سے ہو جن كا ذبيحہ حلال ہو، يعنی وہ يا تو مسلمان ہو يا پھر كتابی، اس ليے مشرك اور مجوسی اور كيمونسٹ اور ملحد اور مرتد وغيرہ كا شكار حلال نہيں.

بھوتی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" شكار ميں شرط يہ ہے كہ شكاری اہل ذبح ميں شامل ہوتا ہو، يعنی ان ميں شامل ہوتا ہو جن كا ذبح كردہ حلال ہے؛

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تو اگر اسے شکاری کتا پکڑے (جس پر بسم اللہ پڑھی ہو) . متفق علیہ.

اور شکاری بھی ذبح کرنے والے کے قائم مقام ہے اس لیے اس میں اہلیت کی شرط ہو گی " انتہی بتصرف.

دیکھیں: کشاف القناع (6 / 218).

اس بنا پر آپ کے لیے اپنے قریبی کا شکار کردہ شکار کھانا جائز نہیں؛ کیونکہ تارک نماز کافر اور مرتد ہے، اس لیے اس کا ذبح کردہ حلال نہیں، اور نہ ہی اس کا شکار کردہ شکار حلال ہے.

واللہ اعلم .